REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱۰/

جلد ۴۷/۱۲ | ۱۵ احسان ۱۳۳۷ ہش ۱۵ جون ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۳۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

مری ۱۳ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ پڑھائی۔ اور خطبہ ارشاد فرمایا۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۴ جون۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت کل سے پھر ناساز ہے۔ احباب التزام سے دعائے صحت فرمائیں۔

کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے اس مرتبہ بھی اسی موضوع پر ہی خطبہ دیا کہ انسان خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر کیسے ہو سکتا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے خصوصیت سے صفت رحمانیت اور صفت ربوبیت پر روشنی ڈالکر اس امر کو واضح کیا کہ انسان کو ان صفات کا مظہر بننے کے لئے اپنے اعمال و کردار میں کیا کیا تبدیلی کرنی چاہیئے۔ اور کس نوعیت کے اعمال بجا لانے چاہئیں۔

سیالکوٹ سے مکرم بشیر احمد صاحب زعیم حلقہ پورن نگر بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم ملک عزیز احمد صاحب کی حالت اچانک زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ احباب آپ کی شفایابی کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں۔

صاحبزادی امۃ الحلیم صاحبہ سلمہا کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۴ جون۔ صاحبزادی امۃ الحلیم صاحبہ سلمہا بنت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے متعلق کل رات بذریعہ فون لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ان کو بخار کی تاحال شکایت ہے۔ اور ٹمپریچر ۱۰۰ کے قریب ہے نیز کمزوری بہت ہے۔ اور خون کی بھی کمی ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادی صاحبہ کو اپنے فضل سے جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین

لبنان میں متعدد مخالف پارٹیاں توڑ دی گئیں

بیروت میں بم پھٹنے کی چھ وارداتیں۔ شامی سرحد کے قریب باغیوں کے مسلح گروہ کی گرفتاری

بیروت ۱۴ جون۔ حکومت لبنان نے کئی مخالف پارٹیوں کو توڑنے کا حکم دیا ہے۔ ان میں بعض اور پارٹیوں کے علاوہ نیشنل آرگنائزیشن اور نیشنل کانگریس بھی شامل ہیں۔ کل بیروت میں بم پھٹنے کی چھ وارداتیں ہوئیں۔ لبنانی فوج کے دستوں نے کل باغیوں کے ایک مسلح گروہ کو گرفتار کر لیا۔ یہ گروہ شامی علاقے کی طرف جا رہا تھا۔ اقوام متحدہ کے جو مبصر لبنان کے اندرونی معاملات میں بیرونی مداخلت کا پتہ لگانے کے لئے لبنان پہنچے ہیں۔ وہ اپنا کام شروع کرنے کے لئے دیہاتی علاقوں میں پھیل گئے ہیں۔ اقوام متحدہ کے پندرہ اور مبصر عنقریب وہاں پہنچ جائیں گے۔ یہ مبصر سلامتی کونسل کی حالیہ قرارداد کی تعمیل میں وہاں پہنچ رہے ہیں۔ تاکہ اس امر کا پتہ لگا سکیں۔ کہ لبنان کے حالیہ فسادات میں متحدہ عرب جمہوریہ کا کہاں تک ہاتھ ہے۔ کل واشنگٹن میں لبنان کے وزیر خارجہ مسٹر چارلس ملک نے امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس سے ملاقات کر کے لبنان کی صورت حال کے بارہ میں ان سے مشورہ کیا۔

"سربراہوں کی کانفرنس کے بارہ میں بہت زیادہ پرامید نہیں ہونا چاہیئے"

اوٹاوہ سے روانہ ہونے سے قبل برطانوی وزیر اعظم کا بیان

اوٹاوا ۱۴ جون۔ برطانوی وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن نے کل اوٹاوا سے انگلستان روانہ ہونے سے قبل اخبار نویسوں کی ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا اس سال ستمبر میں مانٹریال میں دولت مشترکہ کی اقتصادی کانفرنس ہونے والی ہے۔ اس سے بڑی بڑی امیدیں وابستہ ہیں توقع ہے کہ اس کانفرنس سے دولت مشترکہ کے اقتصادی استحکام میں بہت مدد ملے گی۔ سربراہوں کی مجوزہ کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر کانفرنس کو کامیاب بنانا ہے۔ تو اس بارہ میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ اور نہ ہی ہمیں بہت زیادہ پُر امید ہونا چاہیئے مسٹر میکملن نے کل کینیڈا کی پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس سے بھی خطاب کیا۔ اب وہ اوٹاوا سے لندن روانہ ہو چکے ہیں۔

مغربی سفیروں سے روسی وزیر خارجہ کی ملاقات

ماسکو ۱۴ جون۔ روسی وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو نے کل ماسکو میں امریکہ، برطانیہ اور فرانس کے سفیروں سے علیحدہ علیحدہ ملاقات کی۔ ان ملاقاتوں میں سربراہوں کی مجوزہ کانفرنس کے انتظامات کے متعلق تبادلۂ خیالات ہوا۔

امریکہ ہندوستان کو ۷ لاکھ ٹن غلہ دے گا

واشنگٹن ۱۴ جون۔ امریکہ ہندوستان کو ۷ لاکھ ٹن غلہ دینے پر رضامند ہو گیا ہے۔ یہ مقدار اس غلہ کے علاوہ ہے جس کی فراہمی کا امدادی پروگرام کے تحت وہ پہلے ہی وعدہ کر چکا ہے۔

سپریم کورٹ کا اجلاس

کراچی ۱۴ جون۔ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ سپریم کورٹ آف پاکستان کا اجلاس اگلے جمعہ سے تا اطلاع ثانی مری میں ہوگا۔

عالمی بنک کے افسروں سے ملک نون کی ملاقات

کراچی ۱۴ جون۔ وزیر اعظم ملک فیروز خاں نون نے کل عالمی بنک کے افسروں سے پاکستان کی اقتصادی ترقی کے بارہ میں ایک گھنٹہ تک بات چیت کی۔ بنک کے چار افسر اقتصادی ترقی کا جائزہ لینے کے لئے پاکستان آئے ہوئے ہیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۵ جون ۱۹۵۸ء

اسلامی اصولوں کی مقبولیّت

مولانا عبدالماجد صاحب نے اپنے ہفت روزہ "صدق جدید" لکھنؤ مورخہ ۶ جون میں "سچی باتیں" کے زیر عنوان ایک نوٹ حسب ذیل تحریر فرمایا ہے:

"آریہ سماج ۔ برہمو سماج وغیرہ ہندو مت کی جدید اور اصلاح شدہ صورتوں کو چھوڑ کر قدیم اور اصل ہندویت یا سناتن دھرم کو سامنے رکھیے تو اس کی سب سے بڑی خصوصیت سب سے بڑی امتیازی علامت اسے دوسرے مذہبوں اور خود ان جدید فرقوں سے جدا کرنے والی اب تک کیا رہی ہے ۔ مورتی پوجا اور صرف مورتی پوجا آریہ سماجیوں اور سناتن دھرمیوں سے بڑے بڑے مناظر اور زبردست مباحثے جو ۵۰ ۔ ۶۰ سال قبل رہا کئے ہیں وہ اسی موضوع پر رہا کرتے تھے ۔ لیکن اب صورت حال کیا ہے ۔ بڑے بڑے دھرمی ہندوؤں کی بھی تحریروں سے یہ نام کتنا کم نظر آنے لگا ہے ۔ پوجا کا ذکر تو اب بھی اسی کثرت سے آتا ہے ۔ لیکن مورتی پوجا کا نام اب زبانوں پر کتنا کم ہو گیا ہے ۔ اس پر زور اب کتنا کم دیا جانے لگا ہے ۔ اس کی اہمیت پبلک کی تقریروں اور تحریروں میں کتنی گھٹ گئی ہے ۔ گویا جو ابھی کل تک اس کے زبردست پُرجوش علمبردار تھے وہ اب اس کے ذکر سے کترانے لگے ہیں ؟

— سوچئے اور بغیر کسی تعصب کے ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچئے ۔ کہ یہ برکت اسلام کے کلمۂ توحید کی ہے یا نہیں ؟ کوئی زبان سے لاکھ نہیں نہیں کئے جائے لیکن خدائے واحد کا عقیدہ ہے کہ اندر ہی اندر دل میں سمائے اور روح کو کھینچے جا رہا ہے ۔

چھوت چھات کا عقیدہ بھی کتنا گہرا اور کتنا پھیلا ہوا معلوم ہوتا تھا ۔ اس کی جڑیں کتنی گہری ۔ کتنی مضبوط اور کتنی دور تک پھیلی ہوئی تھیں ۔ نظر یہ آتا تھا کہ جانیں اس کے پیچھے چلی جائیں گی ۔ اور اس میں کوئی ڈھیلا پن نہ آسکے گا ۔ پھر آج کیا حال ہے ؟ مندر پر مندر اچھوتوں کے لئے کھلتے جا رہے ہیں ۔ اور قانون ایک سے بڑھ کر ایک مضبوط اپنے کو حوالے کرتا جا رہا ہے استنے بڑے بنیادی ۔ اہم مرکزی مسئلوں کے ساتھ دوسرے درجہ کے مسئلوں کو بھی اگر شمار کرتے جائیے ۔ بیوہ کی شادی ۔ ترکہ میں عورت کا حصہ طلاق کا جواز وغیرہ تو تعداد خدا معلوم کہاں تک پہونچ جائے ۔ مسلمانوں کے خلاف تعصب بیزاری بدگمانی کے ساتھ ساتھ اور پہلو بہ پہلو خود اسلام کی یہ خاموش و موثر جاذبیت کتنی حوصلہ افزا ۔ کتنی امید بخش ہے ۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر کہیں مسلمانوں نے اسلام پر پوری طرح عمل کر کے خود اپنی شخصیتوں میں بھی یہ جاذبیت پیدا کر لی ہوتی تو اثر کتنا بڑھ گیا ہوتا اور اسلام کا اثر آج کتنا اور وسیع ہوتا ۔"

(صدق جدید ۶ جون ۱۹۵۸ء)

اس نوٹ سے جو بات واضح طور پر ایک صاحب فہم مسلمان کے دل پر اثر انداز ہوتی ہے وہ یہ ہے ۔ کہ مسلمان کو اپنی فلاح کے لئے مسلمان بننا ضروری ہے ورنہ اسلام میں ذاتی خوبیاں ایسی ہیں کہ جوں جوں عقل انسانی بڑھتی چلی جاتی ہے ان خوبیوں کے جوہر خود بخود کھلتے چلے جاتے ہیں ۔ اور دنیا خود بخود اسلام کی خوبیوں سے متاثر ہوتی چلی جاتی ہے ۔ مولانا نے نوٹ کے آخر میں سچ فرمایا ہے کہ اگر مسلمان اسلام پر عامل ہوتے ۔ اور ان کے اعمال میں بھی یہ جاذبیت ہوتی ۔ تو اس کا بہت زیادہ اثر ہوتا افسوس ہے کہ خود مسلمانوں نے حقیقی اسلام سے انحراف برتا ہے ۔ اور ایسے ایسے من گھڑت اصول اسلام کے نام پر پھیلانے کی کوشش کی ہے ۔ کہ جن سے اسلام کا صحیح چہرہ ہی نظر آنا مشکل ہو گیا ہے ۔

یہ عوام ہی کا حال نہیں بلکہ زیادہ افسوس کی بات تو یہ ہے کہ ان حضرات نے جو ہم میں اہل علم کہلاتے چلے آئے ہیں نہ بدنیتی سے بلکہ بعض اوقات نہایت خوش اعتقادی سے ایسے ایسے مسائل اسلام میں داخل کر دیئے ہیں کہ جو نہ صرف قرآن و سنت کے صریح خلاف ہیں بلکہ واقعۃً اسلام کی اشاعت میں بھاری پتھر ثابت ہوئے ہیں ۔

مثلاً اسلام نے تو صاف صاف الفاظ میں "آزادی ضمیر" کا اصول پیش کیا ہے ۔ اور مختلف پیرایوں میں اس کی شان بیان کی ہے ۔ لیکن ہمارے اہل علم حضرات نے صدر اول کی مخصوص تاریخ سے مغالطہ کھا کر نہ صرف یہ کہ ان واضح آیات کی من مانی توجیہات کر ڈالی ہیں ۔ بلکہ ان آیات کو سرے سے منسوخ ہی قرار دے دیا ہے ۔ اور قرآن کریم جو اللہ تعالےٰ کا کلام ہے ۔ جس میں واضح طور پر فرمایا گیا ہے ۔ کہ لا تبدیل لکلمات اللہ اور لا مبدل لکلمات اللہ پھر بھی ہمارے اہل علم حضرات نے قرآن کریم کی تفسیر میں اپنی عقل اور خواہشات کو دخل انداز کر کے اللہ تعالےٰ کے تمام کلام کو ہی مشتبہ قرار دے دیا ہے ۔ چنانچہ حضرت ابن حزیمہ یہاں تک لکھتے ہیں کہ

"ملحد کہتے ہیں کہ قرآن میں ناسخ و منسوخ نہیں ہے ۔ یہ وہ لوگ ہیں جو یہود کے مشابہ ہوئے حق سے روکنے والے ہوئے اور اللہ تعالےٰ پر افترا کرنے کی وجہ سے راندہ درگاہ ہوئے ۔"

(الموجز صلا ۲۶)

اگر غور کیا جائے کہ عقیدہ ناسخ و منسوخ ہی ایک عظیم فتنہ ہے جس نے اسلام کے حقیقی چہرہ کو دنیا سے چھپا دیا اور جس نے ہجوم کو جہاد فی سبیل اللہ بنا دیا اور قتل مرتد ایسے خوفناک الزامات اسلام پر لگانے کی راہ کھولی ۔ ایسے غیر اسلامی اصول جو لا اکراہ فی الدین کی کھلی کھلی تردید کرتے ہیں ۔ اسی صورت میں قابل قبول بنائے جا سکتے تھے ۔ کہ اسلام میں ناسخ و منسوخ کا خود ساختہ عقیدہ داخل کیا جاتا اور اس زور شور سے داخل کیا جاتا ۔ کہ اس کا منکر ملحد قرار دیا جائے یعنی جو یہ کہے کہ قرآن کریم کا ایک شوشہ بھی قیامت تک منسوخ نہیں ہو سکتا ہے ۔ وہ ملحد ہے یہودی ہے مفتری علی اللہ ہے وغیرہ وغیرہ تعجب ہے کہ آج بھی کیوں نہ کسی عقیدہ

سے بعض علماء نسخ کے قائل ہیں ۔ چنانچہ مولانا محمد نعیم صاحب دیوبندی نے اپنے مضمون "قرآن مجید کے متعلق چند سوالات" میں جو الیشیا ۹/۶ جون ۱۹۵۸ء میں شائع ہوا ہے ۔ اس مسئلہ پر بڑی موشگافی کی ہے اور فیصلہ نسخ کے حق میں ہی کیا ہے ۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ۔

بعض آیات قرآنیہ کا نسخ صحیح اور مسلم ہے (کافی بحث کرنے کے بعد لکھتے ہیں) دراصل بات یہ ہے ۔ کہ قرآن مجید کی صرف پانچ آیات ایسی ہیں جن میں نسخ پایا جاتا ہے ۔

یہ آپ نے حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے تتبع میں کیا ہے ۔ وہ بھی صرف پانچ آیات کے نسخ کے قائل ہیں ۔

فاضل مضمون نگار نے فرمایا ہے ۔

"آیات منسوخہ معین اور مشخص ہیں ۔ صاحب شریعت چونکہ خدا کے آخری نبی ہیں آپ کے بعد قیامت تک کسی نبی کا من حیث النبوت آنا ممکن نہیں ۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے جو مناسب تغیر کرنا تھا وہ آپ ہی کے سامنے کر دیا اور قیامت تک احوال کی رعایت فرما کر آپ کو آخری اور مکمل دستور عنایت فرما دیا الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا ۔ یہ اس مکمل قانون میں نہ نسخ کی گنجائش ہے اور نہ ضرورت ۔"

(الیشیا ۹/۶ جون ۱۹۵۸ء صلا ۱۲)

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو آیات منسوخ ہوئی تھیں ۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت ہی منسوخ ہو گئی تھیں سوال یہ ہے ۔ کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہی یہ آیات منسوخ تھیں ۔ تو ان کو قرآن میں کیوں رہنے دیا گیا ۔ ہمیں یقین ہے کہ مولانا کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ۔

الغرض نہ صرف عوام نے ہی قرآن مجید پر عمل کر کے نمونہ پیش کرنا چھوڑ دیا ہے بلکہ خواص نے اپنے من گھڑت اصولوں سے اسلام کی صحیح تعلیم کو دنیا کی نظروں سے اوجھل کرنے کے لئے بڑے بڑے فلسفے چھلنے ہیں ۔ لیکن جیسا کہ صدق جدید کے نوٹ سے ظاہر ہے ۔ اسلام کی خوبیاں خود عقلیت پرستوں کے ذریعہ بھی اس زمانہ میں واضح ہوتی جا رہی ہیں ۔

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

نظام کی اہمیّت اور اُس کی برکات

از مکرم میاں عبدالحی صاحب مبلغ اسلام مقیم انڈونیشیا

دینی و دُنیوی ترقی نظام سے وابستہ ہے

انسان نے اب تک دینی و دنیوی لحاظ سے جو ترقیات کی ہیں ان میں سے اکثر نظام کی مرہونِ منّت ہیں۔ دنیا میں بڑے سے بڑے اور قابل سے قابل انسان کی صلاحیتیں بھی محض بیکار چلی جائیں۔ اگر ان صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کیلئے کوئی باقاعدہ نظام نہ ہوتا۔

سکندر کتنا زبردست جرنیل تھا لیکن اگر ایک منظم فوج کے ذریعے وہ اپنی قابلیتوں کو ظاہر نہ کرتا تو اسے کون جانتا۔ جولیس سیزر کتنا عظیم الشان لیڈر تھا۔ لیکن اگر وہ روم جیسے ترقی یافتہ اور منظم ملک میں نہ پیدا ہوا ہوتا تو وہ کسی شمار میں نہ ہوتا۔

یہ تو بڑے بڑے انسانوں کا حال ہے۔ ایک منظم اور متمدن ملک میں ایک معمولی سے معمولی انسان کو جو سہولتیں میسّر آسکتی ہیں وہ غیر متمدن اور غیر منظم ملک میں بڑے سے بڑے رؤسا کو بھی میسّر نہیں آسکتیں۔

نظام کی مختلف کڑیاں

ہماری روزمرہ کی معمولی سے معمولی ضرورتیں بھی نہ صرف نظام کی بلکہ نظام کی کئی ایک کڑیوں کی محتاج ہیں۔ مثلاً روٹی ہی کو لے لیجئے۔ یہ روٹی اپنے وجود میں آنے تک نظام کی بیسیوں کڑیوں میں سے گزر کر آتی ہے سب سے قبل تو کاشتکار باقاعدہ نظام کے ماتحت ایک خاص وقت پر زمین میں بیج ڈالتا ہے۔ بیج ڈالنے سے قبل بھی اسے ابتدائی مراحل میں کئی کام کرنے پڑتے ہیں۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ بغیر کسی نظام اور پروگرام کے کاشتکار جب چاہے اور جہاں چاہے بیج پھینک دے۔ اور پھر یہ بھی نہیں کہ اس کام کے لئے صرف ایک ہی ہاتھ درکار ہو۔

کاشتکار کا کام خود بعض دوسرے نظاموں میں جکڑا ہوا ہے مثلاً اسے ہل کی ضرورت ہے جو اسے خریدنا پڑتا ہے۔ اور جن لوگوں سے خریدتا ہے وہ بھی ضروری نہیں کہ خود ہی بنانے والے ہوں بلکہ وہ ترکھان سے خریدتے ہیں۔ ترکھان جو لکڑی حاصل کرتا ہے وہ خود جنگل سے جاکر نہیں لاتا بلکہ وہ لکڑی کے سٹاکسٹ سے جاکر خریدتا ہے۔ پھر ترکھان کو اوزار کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور یہ اوزار بھی بیسیوں مراحل طے کرکے اس کے ہاتھ آتے ہیں۔ پھر فصل کو کاٹنے کے لئے بھی ایک نظام کی ضرورت ہے۔ گندم کو بھوسے سے علیحدہ کرنا۔ گندم کا پیسنا۔ اس سے آٹا نکالنا وغیرہ۔ غرضیکہ انسان کی معمولی سے معمولی ضرورت کے مہیا ہونے کے لئے بھی نظام کی کئی کڑیوں کی ضرورت ہے۔ جو ایک دوسرے کے ساتھ پیوستہ ہیں۔ نظام کے بغیر انسان کی زندگی محض جنگلی انسانوں یا جانوروں جیسی ہوجاتی ہے۔

قوموں کا روحانی ارتقاء

جس طرح دنیا میں ترقی اور متمدن زندگی کے حصول کے لئے نظام کی ضرورت ہے۔ اسی طرح قوموں کا روحانی ارتقاء بھی نظام ہی کا مرہونِ منّت ہے۔ اس نظام کی بنیاد انبیاء کے ذریعے رکھی جاتی ہے۔ اور کسی جاری شدہ نظام میں کام کرنے کی نسبت نئے نظام کو قائم کرنا کہیں زیادہ مشکل ہے۔ دنیا میں وہ لوگ جو ایک قائم شدہ نظام کے کل پرزے بن کر کام کرتے ہیں ان لوگوں کا مقابلہ نہیں کرسکتے جو نئے سرے سے ایک نظام کی بنیاد رکھتے ہیں۔ امریکہ میں کتنے پریذیڈنٹ ہوئے ہیں لیکن جو اہمیت جارج واشنگٹن کو حاصل ہے وہ کسی اور کو نہیں کیونکہ وہ اس ملک کا پہلا پریذیڈنٹ تھا۔ گو اسے بھی مکمل طور پر نیا نظام قائم کرنے والا قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اسلئے کہ ایک تو اسے انگریزی حکومت میں نظام کا تجربہ تھا۔ دوسرے آئین بنانے والا صرف وہی نہیں تھا وہ اسے عمل میں لانے والا تھا۔ بہرکیف جارج واشنگٹن کو جو اہمیت حاصل ہے وہ بعد میں آنیوالوں کو نہیں۔ اسی طرح روحانی نظام میں انبیاء کو جو مقام حاصل ہوتا ہے وہ دوسروں کو نہیں ہوتا۔ کیونکہ انبیاء یا تو نئی شریعت لاکر بالکل نئے سرے سے ایک نظام کی بنیاد رکھتے ہیں یا پرانے مٹے ہوئے نظام کو دوبارہ دنیا میں لاتے ہیں۔ پس روحانی ترقی کے لئے بھی نظام کی ضرورت ہے اور نبی کے بعد خلفاء کے ذریعے اس نظام کو وسعت دی جاتی ہے۔

قربانیوں کا ہونا لازمی ہے

جہاں نظام میں برکات ہیں وہاں نظام میں منسلک ہوکر قربانیاں بھی کرنی پڑتی ہیں۔ اور ان قربانیوں کا ہونا ضروری ہے۔ قوم کو ہر زمانہ میں حالات کے مطابق قربانی کرنی پڑتی ہے۔ ترقی کی ابتدائی گھڑیوں میں بھی اور اس وقت بھی جبکہ کوئی قوم ترقی کے انتہائی مراحل طے کرلیتی ہے۔ کسی قوم پر کوئی ایسی گھڑی نہیں آسکتی جبکہ اسے قربانی کی ضرورت نہ ہو۔ خواہ وہ قربانی پرانی تحریکوں کے مقابلہ کی صورت میں ہو یا اندرونی اصلاح کی غرض سے اور یا پھر نظام کو قائم رکھنے کی غرض سے بعض تلخیوں کی برداشت کی صورت میں۔

یہ صورت دونوں قسم کے نظاموں میں پائی جاتی ہے۔ دنیوی نظاموں میں بھی اور الٰہی نظاموں میں بھی۔ دنیا میں اس وقت تک کوئی ایسا نظام قائم نہیں ہوا اور نہ ہی ہوسکتا ہے جس میں تمام انسانوں کی خواہشات سوفیصدی پوری ہوسکتی ہوں۔ جو شخص کسی ایسے نظام کی امید دلاتا ہے جس میں انسان کی ساری خواہشات پوری ہوجائیں۔ وہ یا تو دھوکہ خوردہ ہے اور یا پھر دنیا کو دھوکا دینا چاہتا ہے۔

پس دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں جو اپنے متعلق یا دوسروں کے متعلق سوفیصدی درست اندازہ کرسکتا ہو بے شک خدا تعالیٰ نے انسان کو یہ صلاحیت بخشی ہے کہ اگر وہ غور و خوض کو کام میں لاتا رہے تو کافی حد تک وہ درست اندازے لگا سکتا ہے لیکن سوفیصدی کے معیار کو کوئی شخص بھی پورا نہیں کرسکتا۔ اسی طرح دنیا میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں جو اپنی یا دوسروں کی ضروریات کا سوفیصدی درست اندازہ کرسکتا ہو۔

پس حقیقت یہی ہے کہ دنیا میں نہ کوئی انسان اور نہ کوئی بڑی سے بڑی تنظیم ہر انسان کی صلاحیتوں اور اس کی ضروریات اور حوائج کا سوفیصدی درست اندازہ کرسکتی ہے۔ یہ طاقت صرف اور صرف خدا ہی میں ہے۔

کام کرنیوالے بہرحال انسان ہیں

اس میں شک نہیں کہ خلافت کا نظام بہترین نظام ہے لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ خلیفہ کے ماتحت کام کرنیوالے انسان ہی ہوتے ہیں۔ انبیاء یا ملائکہ نہیں ہوتے۔ آخر کوئی بھی خلیفہ ملائکہ کے سپرد تو دین کا کام نہیں کرسکتا۔ ایک خلیفہ تو انسانوں کو ہی منتخب کرے گا۔ اور جیسا کہ اوپر لکھا جاچکا ہے کسی انسان کے لئے یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ دوسرے فرد کی صلاحیتوں اور ضرورتوں کا پورے طور پر اندازہ لگاسکے۔ پس جب یہ صورت ہے تو لازماً نظام میں رہتے ہوئے بعض انسانوں کو اپنے احساسات، جذبات اور دوسرے امور کی قربانی بھی کرنا پڑے گی اور اس قربانی کے بغیر یہ نظام قائم رہ ہی نہیں سکتا۔ اور پھر ایک مومن کے لئے تو یہ سمجھنا بالکل آسان امر ہے۔ کہ درحقیقت ایک ایسی ذات ہے جو انسان کی ساری ضروریات کو پورا کرسکتی ہے۔ ایک یہی ذات ہے جو اس کے ہر اچھے فعل کا بدلہ دے سکتی ہے۔ وہ شخص جو یہ خیال کرتا ہے کہ دنیا میں کوئی شخص یا کوئی جماعت یا کوئی تنظیم یا دنیوی حکومت اس کے سارے اعمال کی جزاء دے سکتی ہے تو ایسا شخص درحقیقت ایک قسم کے شرک میں گرفتار ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر نظام میں اسقدر خلل آجائے کہ اسکا قائم رہنا مشکل ہوجائے تو ایسی صورت میں کیا کیا جاسکتا ہے سو اس کا جواب یہ ہے کہ بیشک دنیوی نظام میں بعض دفعہ بے انصافی اور ظلم اپنی حدود کو پھاند کر ایسی حالت پر پہنچ جاتا ہے کہ اسوقت ایک نیا نظام ہی اس خرابی کو دور کرسکتا ہے لیکن یہ بات دینی اور خدائے تعالیٰ کی طرف سے قائم کردہ نظام میں نہیں پیدا ہوسکتی۔ جیسا کہ جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے اور یہ عقیدہ قرآن مجید کی تعلیم پر مبنی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ خلفاء کو ایسی غلطیوں سے محفوظ رکھتا ہے جو قوم یا جماعت کو تباہ کردیں۔ اسی طرح جب تک خلافت کا نظام قائم رہتا ہے خلافت کے نظام میں کام کرنے والے کل پرزے بھی غیبتاً بحیثیت مجموعی اچھا کام کرتے ہیں۔ کام کرنے والوں میں نقائص ہوتے ہیں اسی طرح جس طرح جماعت میں نقائص ہوتے ہیں لیکن بعینہٖ جس طرح [illegible] صاحب

اپنے نقائص کے باوجود دوسروں پر ممتاز ہوتی ہے اسی طرح الٰہی جماعتوں کا نظام بھی انسانوں کے نقائص کے باوجود دوسرے رائج الوقت نظاموں سے بہت اچھا ہوتا ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ Technically بھی جماعت کا نظام رائج الوقت نظاموں سے ضروری سب سے بڑھ کر ہوتا ہے کیونکہ Technical امور کا اخلاص سے تعلق نہیں یہ تجربہ سے سیکھے جاتے ہیں۔ ہاں جماعت میں کام کرنے والوں کے اخلاص کا تعلق ہے۔ یقیناً خدا تعالیٰ کی قائم کردہ خلافت میں رائج ہونے والا نظام رائج الوقت نظاموں سے بہتر ہوتا ہے۔ علاوہ اس کے یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ دنیا کے پردہ پر آج تک کوئی بھی ایسی قوم پیدا نہیں ہوئی جس کے تمام کے تمام افراد انبیاء کے مقام تک پہنچ گئے ہوں اور اجتہادی غلطی تو انبیاء سے بھی ہو جاتی ہے۔ آنحضرت کا زمانہ بہترین زمانہ تھا اس زمانہ کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات یعنی ایمان لانے والے لوگ تین گروہوں میں منقسم ہیں۔ بعض تو وہ ہیں جو اپنی جانوں پر ظلم کیا کرتے ہیں۔ اور بعض ایماندار میانہ رو اور بعض نیکیوں میں بہت بڑھ چڑھ کر قدم زن ہیں پس جب آنحضرت کے زمانہ میں تمام افراد ایک مقام پر نہ تھے۔ ان میں سے کمزور بھی تھے۔ جو اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے اپنے نفسوں پر جبر کرکے ترقی کرتے رہتے تھے۔ تو پھر اور کونسا ایسا زمانہ آ سکتا ہے۔ جس میں سارے کے سارے اراکین ایک ہی معیار نیکی پر قائم ہوں۔

میرا یہ قطعاً مطلب نہیں کہ ہمیں یہ خیال کرکے کہ ہر جماعت میں کمزور بھی ہوتے ہیں۔ غافل ہو جانا چاہیئے۔ بلکہ اس کے برعکس زندہ اقوام ہمیشہ ہی کوشش کرتی رہتی ہیں کہ تھوڑے سے تھوڑے نقص کو بھی دور کرنے کی کوشش کی جائے۔

یقیناً جو قوم اپنی کمزوریوں سے جان بوجھ کر غافل ہو جاتی ہے۔ وہ آج نہیں تو کل ضرور ہلاک ہو جاتی ہیں حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں ہر قوم کو خواہ وہ دینی قوم ہو یا دنیوی ہمیشہ ہی جدوجہد سے کام لینا پڑتا ہے۔ ترقی کی گھڑیوں میں بعض ایسے نقائص پیدا ہو جاتے ہیں۔ جنہیں دور کرنے کے لئے جدوجہد کی ضرورت پڑتی ہے

یہی وہ جہاد ہے جو کبھی منسوخ نہیں ہوا اور نہ ہی کبھی ہوگا

لیکن وہ لوگ جو ان کمزوریوں کو آڑ بنا کر جماعت میں فتنہ پھیلاتے ہیں۔ ایسے لوگ یقیناً اس گروہ کے بالمقابل ہیں جو نصیحت سے اور مختلف جائز ذرائع سے ان کمزوریوں کو اپنے نفسوں سے اور اپنے ساتھیوں سے دور کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اگر پہلا گروہ شیطان کا ظل ہے۔ تو دوسرا ملائکہ اور نبیوں کا ظل ہے۔

خلافت کی نعمت کے لئے بعض شرائط

پھر ایک چیز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کی نعمت کو بعض شرائط سے مشروط قرار دیا ہے۔ پس جب تک قوم بحیثیت مجموعی ان شرائط کو پورا کرتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کو پورا کرتا چلا جاتا ہے اور نظام کو ایسی غلطیوں سے بچاتا ہے۔ جو اسے تباہی کی طرف لے جانے والی ہوں۔ پس جہاں جہاں نظام میں کمزوری ہو جس کی ممکن حد تک اصلاح ہو سکتی ہو وہ درحقیقت افراد کی کمزوریوں کی آئینہ دار ہے۔ اگر ایک جماعت اخلاص میں ترقی کر رہی ہے تو اس کے کام کرنے والے افراد اور اس کے لیڈر بھی ایسی صفات سے متصف ہوں گے لیکن اگر افراد خراب ہونگے تو پھر ان کے افسروں کی خرابی کی ذمہ داری افراد پر ہوگی۔

پس حقیقت یہی ہے کہ جب تک جماعت احمدیہ ان شرائط کو پورا کرتی رہے گی جن کا تعلق خلافت کے ساتھ ہے۔ اسوقت تک وہ نقائص کے باوجود ترقی کرتی چلی جائے گی۔ سو اس وقت جو لوگ نظام کے بعض نقائص بتا کر لوگوں کو بددل کرتے ہیں وہ حقیقتاً اور فتنہ پرداز ہوں گے۔

خلافت ایک نظام ہے۔ لیکن اس نظام کا بنیادی مقصد روحانی جذبات ہیں۔ جن کا تعلق ابدی ہے۔ وہ ہمارے جسموں کے فنا ہونے کے بعد بھی قائم ہوں گے۔ پس اس نعمت کو پہچانتے تا پھر ساری دنیا ایک ہی جھنڈے کے نیچے جمع ہو کر اس خدائے ابدی حمد کی حمد کا ترانہ گائے اور تا ہمارا محمد عربیؐ ساری دنیا کا محبوب اور رہنما ہو اور تا ہمارا احمد قدیؑ ساری دنیا کا قائد ہو۔ آمین

حضرت مسیح کی آمد ثانی کا انتظار

از مکرم ظفر احمد صاحب ایبے سینیا ولاتق کراچی

رسالہ "Sign of The Times" Seventh Day mission کا مشہور تبلیغی رسالہ ہے اور کیلیفورنیا سے نکلتا ہے اس کی مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۵۶ء کی اشاعت میں ایک طویل مضمون "عنقریب" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ خاکسار جستہ جستہ حصوں کا ترجمہ پیش کرتا ہے

"میں گاڑی میں نیم دراز، نیم وا آنکھوں سے رسالے کے مطالعے میں مشغول تھا۔ اچانک مجھے یہ احساس ہوا۔ کہ میں نے زیادہ آرام کر لیا ہے۔ میں اس وقت کہاں ہوں۔ میں نے سوال کیا۔ میں اسوقت Anchorage (اسٹیشن کا نام) پر تھا۔ مجھے Nenna جانا تھا۔ میں نے کھڑکی سے دیکھا۔ وہی سرسبز کھیت۔ وہی موڑ اور وہی میدان معلوم ہوتے تھے۔ میں نے ٹائم ٹیبل دیکھا۔ مجھے معلوم ہوا کہ ساڑھے آٹھ بجے گاڑی (اسٹیشن کا نام) Fairbanks کو چھوڑ چکی تھی۔ اسکو Nenna ۱۰-۱۵ پر پہنچنا تھا۔ میری گھڑی میں اس وقت ۱۰-۵۰ ہو چکے"

اس کے بعد مضمون نگار نے ایک طویل کہانی بیان کی اور پھر لکھا

"جس طرح زمین پر آنے جانے اور ٹھہرنے کے اسٹیشن ہیں۔ اسی طرح مسیح کی آمد ثانی کے بھی اسٹیشن ہیں۔ مگر لوگ اس کو چھوڑ دیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ مسیح اب نہیں آئے گا۔ حالانکہ مسیح کے بھی اسٹیشن ہیں۔ جو کہ درج ذیل ہیں:-

نام اسٹیشن	آمد	ٹھہراؤ
۱- زلزلہ عظیم	۱۷۵۵ء	
۲- تاریکی	۱۷۸۰ء	متی باب ۲۴-۲۵
۳- شہاب ثاقب	۱۸۳۳ء	

اور مسیح کی آمد

مگر جو آخیر تک برداشت کرے گا۔ وہ نجات پائے گا۔ اور بادشاہی کی اس خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں ہوگی۔ تاکہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو۔ تب خاتمہ ہوگا۔

(متی باب ۲۴-۲۹)

آخر میں مضمون نگار نے تسلی دیتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ مسیح ضرور آئے گا اور ضرور آئیگا" ۱۷۵۵ء بھی گذر چکا ۱۷۸۰ء بھی چلا گیا۔ ۱۸۳۳ء بھی رخصت ہو گیا۔ مگر کاش مضمون نگار اور اس کے دیگر ہم عقیدہ افراد غور کریں کہ وہ موعود مسیح کہاں ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ آنے والا آ بھی چکا سورج اپنے موقع پر طلوع ہو گیا۔ اگر لوگوں نے آنکھیں بند کر لیں۔ تو اس میں سورج کا کیا قصور؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب "تذکرۃ الشہادتین" ص ۶۳ پر تحریر فرماتے ہیں:-

"ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں۔ وہ تمام مریں گے۔ اور کوئی ان میں سے آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہی ہوگی۔ وہ بھی مرے گی۔ اور ان میں سے کوئی بھی عیسےٰ ابن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی۔ اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی تب خدا ان کے دل میں گھبراہٹ ڈالے گا۔ کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا وقت بھی گذر گیا۔ اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی۔ مگر مریم کا بیٹا عیسےٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند ایک دفعہ اس عقیدے سے بیزار ہو جائیں گے۔ اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہ ہوگی۔ کہ عیسےٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدے کو چھوڑ دیں گے۔"

(تذکرۃ الشہادتین ص ۶۳)

درخواست دعا

عزیزی نصیر احمد بھٹی جو کئی سال سے اعصابی کمزوری کی وجہ سے بیمار تھا۔ اب نیروبی (مشرقی افریقہ) میں زیادہ بیمار ہے۔ اور عوارض نے شدت اختیار کر لی ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(قاضی محمد عبد اللہ بھٹی ربوہ)

مرزا سلطان محمود بیگ صاحب رضی اللہ عنہ

از محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ناظر اصلاح و ارشاد

مرزا سلطان محمود بیگ صاحب مرحوم گذشتہ رمضان میں جمعہ کے دن اپنے مکان واقع ڈگری علاقہ سندھ میں جمعہ کی نماز کے بعد حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تقسیم ملک کے بعد آپ کے دونوں صاحبزادے مرزا محمد احمد اور مبارک احمد سندھ چلے گئے تھے اور آپ چونکہ اکثر علیل رہتے تھے اس لئے اپنے بچوں کے پاس ہی رہتے تھے۔

مرزا صاحب مرحوم کے والد مولوی مرزا فتح محمد بیگ صاحب عربی کے باقاعدہ تعلیم یافتہ عالم تھے۔ آپ تحصیل قصور ضلع لاہور کے رؤسا اور کرسی نشینوں میں سے تھے اور منصف تھے۔ مسلمانوں کی بہتری کے لئے دست کاری پر زیادہ زور دیتے تھے اور اس کے لئے قصور میں ایک باقاعدہ سکول بھی کھولا ہوا تھا۔ ان کا ایک واقعہ یہ ہے کہ ضلع ہوشیارپور میں بعض بااثر آسودہ حال مسلمان راجپوت عیسائی مشنریوں کے اثر کے ماتحت عیسائیت قبول کر رہے تھے اس رو کو روکنے کے لئے ہوشیارپور کے مسلمانوں نے مولوی مرزا فتح محمد بیگ کو بلوایا اور آپ کے جانے سے عیسائیت کی تحریک ناکام ہو گئی۔ اس پر مشنری پادریوں نے جو اکثر بااثر انگریز تھے مرزا صاحب مرحوم کے خلاف حکام کے پاس شکایت کی۔ چنانچہ حکومت نے مرزا صاحب کو وہاں اور مفسدہ پرداز قرار دے کر گرفتار کر لیا اور مقدمہ چلا کر چند ماہ قید رکھنے کے بعد ضلع بدر کر دیا۔ وطن کی واپسی پر مرزا صاحب مرحوم چند دن قادیان میں ٹھہرے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر قصور میں واپس آ کر ۱۸۹۷ء میں فوت ہو گئے اور آپ کی اولاد کو یتیمی کا زمانہ دیکھنا پڑا۔

مرزا محمود بیگ صاحب سے میری پہلی ملاقات ۱۸۹۶ء میں قصور میں ہوئی۔ میری عمر اس وقت آٹھ سال کی تھی اور مرزا صاحب مجھ سے سات یا آٹھ سال بڑے تھے اور ایک ہی سکول میں پڑھتے تھے اس لئے آپ مجھ سے چھوٹے بھائیوں کی طرح محبت کرتے تھے اور ہر قسم کی مدد اور حفاظت کرتے تھے۔ کھیل اور سیر و تفریح کے وقت بھی مجھے ساتھ لے جاتے تھے۔ مجھے ان کی تاریخ بیعت تو معلوم نہیں غالباً ۱۸۹۶ء یا ۱۸۹۷ء میں بیعت کر لی تھی۔

بیعت کے بعد اُن کی طبیعت میں یکلخت ایک غیر معمولی اور نمایاں تغیر تبدیلی اور دین کی طرف ہوا۔ اور جوانی میں طبیعت دنیاوی امور سے نفرت کرنے لگی۔ اور فرض نمازوں کے علاوہ تہجد باقاعدہ شروع کر دی۔ میں رات کے وقت اکثر ان کی دعاؤں میں گریہ زاری کی آواز سے جاگ پڑتا تھا۔ آپ غالباً ۱۸۹۸ء میں قصور سے میٹرک پاس کر کے قادیان چلے گئے۔ وہاں جا کر تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ملازمت اختیار کر لی اور اپنے اہل و عیال کو بھی ساتھ لے گئے اور اپنے چھوٹے بھائی مرزا سلطان احمد کو بھی ساتھ لے گئے اور سکول میں داخل کرا دیا۔ لیکن ۱۹۰۲ء یا ۱۹۰۳ء میں ملازمت سے علیحدگی اختیار کر لی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشورہ سے گوجرہ ضلع لائلپور میونسپل سکول میں ملازمت اختیار کر لی۔ جتنا عرصہ وہاں رہے جماعت کے امام الصلوٰۃ اور پریذیڈنٹ رہے۔ جب تک جماعت نے اپنی مسجد تعمیر نہ کر لی پنجگانہ نماز اور جماعت کے اجلاس وغیرہ آپ کے مکان پر ہوتے رہے۔ قادیان کی ابتدائی رہائش میں آپ کے متعدد بچے قادیان میں ہوئے گوجرہ میں تقریباً ۲۰ سال ملازمت کی اور غالباً ۱۹۳۵ء کے قریب ملازمت سے فارغ ہو کر بمع اہل و عیال واپس قادیان دارالامان پہنچ گئے۔ اور بذریعہ تجارت گذارہ کی صورت پیدا کرنے کی کوشش کی لیکن اس میں کامیابی نہ ہوئی اور تقریباً ۱۹۴۰ء یا ۱۹۴۱ء میں قادیان سے چونیاں میں اپنی جدی اراضیات پر قبضہ حاصل کیا اور علاقہ قصور میں جو اراضیات تھیں وہ اپنے چھوٹے بھائی مرزا سلطان احمد صاحب کو دے دیں۔ اور تقسیم ملک کے بعد چونیاں سے سندھ چلے گئے۔

قادیان کو مرزا صاحب اپنا وطن سمجھتے تھے اور گوجرہ رہائش کے دوران میں بمع اہل و عیال اکثر قادیان آتے رہتے تھے اور لمبا عرصہ رہائش رکھتے تھے۔ چونیاں یا قصور نہیں جاتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے آپ کا خاص تعلق تھا اور اکثر حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے پاس یا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے پاس رہائش رکھتے تھے۔ چنانچہ

(۳) ۱۹۲۷ء میں جب میری شادی صادقہ بیگم سے ہوئی تو اس وقت آپ بمع اہل و عیال حضرت میاں صاحب کے مکان پر ہی ٹھہرے تھے اور وہیں رخصتانہ ہوا اور یہ رشتہ بھی حضرت میاں بشیر احمد صاحب کی کوشش کا نتیجہ تھا۔ مرحومہ صادقہ کی پیدائش قادیان میں ہی ہوئی تھی یہ گوجرہ جانے سے پہلے کا واقعہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صادقہ مرحومہ کو گھٹی بھی دی جس کو ہم اپنے خاندان کی خوش نصیبی کے لئے نیک فال سمجھتے ہیں۔ جب مرزا محمود بیگ رضی اللہ عنہ پہلی دفعہ قصور سے قادیان دارالامان آئے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکان پر رہائش تھی۔ میری خوشدامن صاحبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا نام بھی مبارکہ بیگم تھا چونکہ یہی نام حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا بھی تھا۔ میری خوشدامن کا نام بغرض امتیاز رکھ دیا۔ چنانچہ اسی نام سے وہ موسوم رہیں۔

جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں۔ مرزا محمود بیگ دن رات کا اکثر حصہ نماز۔ دعا اور نوافل میں گذارتے تھے اور نماز انتہائی گریہ زاری سے ادا کرتے تھے۔ میل ملاقات وسیع نہیں تھا۔ لیکن جب ملتے تھے تو محبت اور انکسار سے ملتے تھے اور حاجت مندوں کی حسب مقدرت امداد کرتے تھے اور جماعت کے کاموں میں پیش پیش رہتے تھے۔

ان کی دعاؤں کا ایک خاص طریقہ یہ تھا کہ لکھ کر دعا کرتے تھے تاکہ دعا کے وقت توجہ قائم رہے۔ صاحب کشوف اور رؤیا بھی تھے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب بار بار غور سے پڑھتے تھے۔ خطبہ الہامیہ کا اکثر حصہ حفظ کیا ہوا تھا اور بار بار پڑھتے رہتے تھے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرزا صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی اولاد نرینہ کو اور دیگر پسماندگان کو ان کے اسوہ حسنہ پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری غلط کاریوں اور گناہوں پر پردہ پوشی کرے۔ انہ ھو الغفور الرحیم۔

ربوہ کی یادگاری مسجد

جماعت احمدیہ لاہور کا قابل تقلید نمونہ

از مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ربوہ کی یادگاری مسجد کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی طرف سے اخبار الفضل میں اعلان احباب کی نظر سے گذرا ہوگا۔ اس اعلان کے بعد میری طرف سے کسی مزید تحریک کی ضرورت نہیں اور دوستوں کو اس مسجد کی تاریخی اہمیت کا پورا احساس ہو گیا ہوگا اور امید ہے کہ اس کی تعمیر کے لئے جس معمولی سی رقم کے خرچ کا اندازہ ہے۔ دوست بہت جلد عطایا کے ذریعہ اس کو پورا کر دیں گے۔ اس سلسلہ میں جماعت لاہور کا نمونہ قابل تقلید ہے۔ حضرت میاں صاحب کی تحریک جمعرات کے پرچہ میں شائع ہوئی تو اگلے روز جمعہ کے خطبہ میں مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت لاہور نے اس سلسلہ میں تحریک فرمائی چنانچہ دو دن کے اندر اندر جماعت لاہور نے پندرہ صد روپیہ مسجد کیلئے اکٹھا کر کے امیر صاحب کی معرفت بروز اتوار مرکز میں بھجوا دیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

امید ہے دوسری بڑی جماعتیں بھی جماعت لاہور کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش فرمائیں گی۔ وما توفیقنا الا باللہ

(ڈاکٹر مرزا منور احمد)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ چاند بی بی عرف کاکی اہلیہ چوہدری سردار محمد صاحب ننگل مرحوم چند دن بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار رہ کر ۵ جون کو وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت نیک صوم و صلوٰۃ کی پابند اور مخلص احمدی تھیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات فرمائے۔

غلام نبی عرف غاما موضع قیام پور ہرسیاں۔ گجرانوالہ

رنگون میں جلسہ یوم خلافت

مؤرخہ ۲۷ مئی ۵۸ء کو جماعت احمدیہ رنگون کے ممبران باوجود ملکی سیاسی حالات ناخوشگوار ہونے کے اکٹھے ہوئے۔ جماعت احمدیہ رنگون کا یہ تاریخی جلسہ نماز عشاء کے بعد شروع ہوا۔ مکرم برادر شیخ داؤد احمد صاحب نے تلاوت قرآن پاک کی۔ مکرم محترم ملک عبداللہ خان صاحب نے کلام محمود سے نظم پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد خاکسار نے سورہ نور کی آیت استخلاف سے خلافت کی اہمیت کو واضح کیا اور بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کو حاصل کرنے کے لئے ہماری وہ ذمہ داریاں جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر ڈال ہی کیا ہیں۔ دوران تقریر میں ان امور پر بھی روشنی ڈالی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلفاء کے ذریعہ پورے ہونے والے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ تمکین دین وغیرہ

دوسری تقریر مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت رنگون کی تھی۔ آپ نے بتایا کہ خلفاء کے عزل کا سوال شریعت اسلامیہ کے خلاف ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کس طرح خلفاء راشدین نے جام شہادت کو قبول فرمایا۔ لیکن باغیوں کے اس سوال کو کہ خلیفہ معزول ہو سکتا ہے رائج نہیں ہونے دیا۔

تیسری تقریر مکرم ورسا اسماعیل صاحب کی تھی جنہوں نے تامل زبان میں مختصر طور پر خلافت کی اہمیت کو پیش کرتے ہوئے چند واقعات کا ذکر کیا۔

چوتھی تقریر مکرم عبدالجبار صاحب کی تھی جنہوں نے تامل زبان میں ذکر کیا کہ ہم کو اللہ تعالیٰ نے ایک مبارک زمانہ دکھایا ہے۔ ہمیں ایک ہاتھ پر جمع رہنا چاہیئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہیے "کہ ہم کو نعمت خلافت سے کبھی محروم نہ رکھے"

منیر احمد عارف۔ مبلغ برما رنگون

اعلانات دارالقضاء

(۱) مکرم شیخ فیض اللہ صاحب۔ مکرم شیخ نذرت اللہ صاحب اور مکرم شیخ یعقوب اللہ صاحب نے درخواست دی ہے کہ ہماری والدہ محترمہ سماۃ برکت بی بی اہلیہ مکرم خان صاحب شیخ نعمت اللہ صاحب کا ۲۷/۵/۵۸ کو سکھر میں انتقال ہوگیا ہے۔ مرحومہ کی ایک رقم مبلغ ۳۷۰۰۰/- روپے ایم۔ اے سنڈیکیٹ ربوہ کی معرفت تجارت پر لگی ہوئی ہے۔ نیز مرحومہ کی امانت ذاتی میں مبلغ ۳۳۴/۲ روپے صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں نکلتا ہے۔ دونوں رقوم اب ہم تینوں کے نام بحصہ مساوی منتقل کر دی جائیں کیونکہ ہمارے سوا کوئی اور مرحومہ کا شرعی وارث نہیں ہے۔

سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دیں بعد میں کوئی عذر نہ سنا جائے گا۔

(ناظم دارالقضاء)

(۲) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم ملک عزیز محمد صاحب وکیل ڈیرہ غازیخان کو تین سال کے لئے وکیل قاضی مقرر فرمایا ہے۔ لہذا متعلقین مطلع رہیں

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی والدہ محترمہ عرصہ ۱½ ماہ سے شدید بیمار ہیں بزرگان سلسلہ اور احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ محمد سلیم پرویز محلہ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ

(۲) بندہ کی اہلیہ عرصہ تین ماہ سے بیمار ہے ابھی تک صحیح تشخیص نہیں ہو سکی۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ حکیم صوفی علی محمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ چونڈہ ملاہی ضلع سیالکوٹ

(۳) میری بڑی ہمشیرہ کافی عرصہ سے سخت بیمار ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (شمیم احمد ظفر)

(۴) برادرم مکرم عبدالمجید صاحب انجینئرنگ سکول رسول میں فورمین ایئر کا امتحان دے رہے ہیں احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد اکبر افضل مربی سلسلہ مقیم چکوال

(۵) ہمارے امیر جماعت محترم عبدالعزیز ملک صاحب عرصہ سے بیمار ہیں آپ برائے علاج انگلستان جا رہے ہیں۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی اور بخیریت واپسی کے لئے درخواست دعا ہے۔ نور احمد قریشی قصور

ماہ مئی اور وکیل و ڈاکٹر حضرات

شوریٰ ۱۹۵۲ء میں کئے ہوئے وعدے کے مطابق وکیل۔ ڈاکٹر اور دیگر پیشہ ور حضرات ماہ مئی کی آمد کا بیسواں حصہ بجٹ ممالک بیرون کے دفتر تحریک جدید کو بھجوانے پر مکلف ہیں۔ ماہ مئی گذر گیا ہے۔ ہمیں آپ کے عطیہ جات کا انتظار ہے۔

(قائمقام وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

فصل ربیع اور چندہ تحریک جدید

تحریک جدید کا سال نومبر میں ختم ہوتا ہے۔ گویا ہر سال چندہ تحریک جدید نومبر سے پہلے پہلے ادا کرنا ضروری ہے۔ لیکن دیکھا گیا ہے کہ بعض زمیندار بھائی فصل ربیع کے موقعہ کو ضائع کر کے فصل خریف پر اپنی موعودہ رقم کی ادائیگی اٹھا دیتے ہیں۔ اس طرح ایک تو وہ سبقت کے ثواب سے محروم رہتے ہیں دوسرے اپنے مبلغین بھائیوں اور مرکزی کارکنوں کے لئے کسی قدر پریشانی کا موجب ہوتے ہیں۔

اس لئے چندہ کا اصل ثواب اور فائدہ اسی میں ہے کہ فصل ربیع کی آمد سے ہی ادائیگی کر دی جائے۔

(قائمقام وکیل المال تحریک جدید)

احمدی والدین اپنے بچوں کے لئے

رسالہ تشحیذ ضرور منگوائیں

(از قلم حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

ہماری جماعت میں اس وقت تک کوئی بچوں کا رسالہ نہیں تھا۔ احمدی بچوں اور بچیوں کی تربیت اور ان کی ذہنی نشوونما کے لئے ایک ایسے رسالہ کی جماعت میں انتہائی ضرورت تھی جو بچوں میں مذہبی جوش، دین کے لئے غیرت اور اسلامی اخلاق پیدا کرنے کا موجب ہو۔ اس کے ذریعہ ان کو اپنے اسلاف کے کارنامے معلوم ہوں۔ اور بچے ان کو پڑھ کر دین کے غیور فرزند بنیں۔

الحمد للہ کہ اس اہم ضرورت کو "تشحیذ الاذہان" کے ذریعہ پورا کیا جا رہا ہے۔ خدا کرے یہ رسالہ انتہائی طور پر مقبول ہو اور جس غرض سے جاری کیا گیا ہے۔ اس غرض کو پورا کرنے والا ہو۔ احمدی ماں باپ کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو ضرور منگوائیں۔ تاکہ ان کے لڑکے اور لڑکیاں اس کو پڑھ کر فائدہ اٹھائیں

(مہتمم اطفال)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم مولوی ممتاز احمد صاحب مربی سلسلہ تقریباً ایک ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ان کی ٹانگ پر ایک کاربنکل نکل آیا ہے اور ذیابیطس کی بھی تکلیف ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (محمد اجمل شاہد مربی سلسلہ ڈسکہ)

۲۔ میری بھابی جان کافی عرصہ سے دل کی تکلیف اور درد پتہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (نسیم حیات سیالکوٹ)

دعائے مغفرت۔ میرا بھائی عزیز احمد کافی عرصہ بیمار رہ کر ۱۰/۵/۵۸ کو وفات پا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے اور اپنے قرب میں جگہ دے۔

مراکشی شہر کاسابلانکا میں ساڑھے چار ہزار مکانوں کی بستی جل گئی

۱۴ ہزار افراد بے گھر ہو گئے ۔ لاشیں ابھی تک نکالی نہیں جا سکیں

کاسابلانکا (مراکش) ۱۳ جون کل رات کاسابلانکا شہر کی ایک نواحی بستی میں آگ لگنے کا ہولناک حادثہ ہوا جس سے کوئی دس ہزار اشخاص بے گھر ہو گئے اور متعدد عورتیں اور بچے زخمی ہوئے۔ اس بستی میں غریب لوگ رہتے تھے ان کے جھونپڑے اور مکان تباہ ہو گئے ہیں۔ ہوا تیز چلنے کی وجہ سے آگ پر قابو نہ پایا جا سکا تھا۔

اس سلسلہ میں ایک اور المیہ ہوا کہ آگ لگنے کے بعد نوسیبور کے امریکی فوجی اڈے سے آگ بجھانے کا جو سامان بھیجا گیا۔ اس سے کوئی کام نہ لیا جا سکا۔ کیونکہ پانی پھینکنے والے پمپوں کی نلکیاں ان میں موجود نہیں تھیں اور جب ان سے کام نہ لیا جا سکا اس وقت پتہ چلا کہ کسی شخص یا اشخاص نے یہ نلکیاں جو تانبے کی تھیں چرا لی تھیں۔ اس وجہ سے آگ بجھانے کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہو سکی اور پندرہ منٹ کے اندر اندر پچاس سے زائد جھونپڑے جل کر خاک سیاہ ہو گئے۔ اس موقع پر امریکی اور فرانسیسی اڈوں سے ایمبولینس گاڑیاں جتنی مہیا تھیں۔ آتشزدگی کے مقام پر بھیج دی گئیں۔

بعد کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ ان کچے گھروں کے اندر جتنی عورتیں یا بچے رہ گئے تھے وہ سلامت بچ کر باہر نہیں نکل سکے اور وہیں جل کر ہلاک ہو گئے۔ آگ پر آخر وقت تک قابو نہیں پایا جا سکا اور اس کے تیز و تند شعلے چار ہزار چھ سو کچے مکانوں کو مکمل طور پر تباہ کر چکنے کے بعد آپ ہی آپ سرد ہو گئے۔ ابھی تک جانی نقصان کا کوئی صحیح اندازہ نہیں ہو سکا۔ کیونکہ بہت سی لاشیں مکانوں کے اندر جلی پڑی ہیں۔ اور چونکہ ملبہ میں سے سخت دھوئیں کے بادل بدستور اٹھ رہے ہیں اس لئے ملبہ صاف کرنے کی کوئی کارروائی شروع نہیں کی جا سکی

آگ لگنے کی وجہ سے جو افراد خانہ برباد ہوئے ہیں ان کی تعداد کا اندازہ بارہ ہزار اور چودہ ہزار کے درمیان ہے۔ ان مکانوں میں رہنے والے لوگوں نے آخر دم تک اپنے معمولی مال اسباب کو بچانے کے لئے انتہائی تگ و دو کی۔ اور کافی لوگ جلے ہوئے مکانوں کے سامنے بیٹھے بدستور اپنے املاک کی تباہی کا منظر دیکھتے رہے جو لوگ یہاں سے جانے کے لئے تیار ہو سکے تھے۔ ان میں سے کئی کو ہسپتالوں میں رکھا گیا۔ کچھ کے لئے یتیم خانوں کی عمارتوں میں جگہ مہیا کی گئی اور باقیوں کو کاسابلانکا کے پہلے کے محل پر پہنچا دیا گیا۔ کافی لوگ شہر کے اندر اپنے عزیزوں یا قرابت داروں کے ہاں چلے گئے۔ حکومت مراکش نے رات کو ان مظلوموں کے لئے روٹیاں پکوا کر بھیجیں۔ مراکشی ریلیف سوسائٹی نے چاول اور دودھ کے محفوظ ذخیرے ان کے لئے بھجوائے۔

لیڈر (بقیہ ص۲)

اور ہم دیکھتے ہیں کہ نہ صرف ہندوؤں کے عقائد پر اثر پڑا ہے بلکہ تمام مذاہب پر اس کا اثر پڑا ہے۔ اب عیسائی بھی اسلام کے اصول توحید سے متاثر ہیں اور انہوں نے بھی بہت سے اسلامی اصول اختیار کر لئے ہیں۔

جماعت احمدیہ اپنی بساط کے مطابق عملاً اور قولاً غیر اسلامی دنیا میں اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کی جدوجہد کر رہی ہے۔ اور انشاء اللہ اس وقت تک دم نہ لیگی جب تک اللہ تعالیٰ کا دین دنیا کے تمام کونوں میں نہ پہنچ جائے۔ اور یہ صرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ہو گا۔

تھائی لینڈ سے قلعی کی برآمد بند

بنکاک ۱۳ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ تھائی لینڈ نے قلعی کی برآمد عارضی طور پر بند کر دی ہے۔ البتہ ملک کے اندر خریداری پر کوئی پابندی نہیں ہوئی۔ وزیر تجارت نے اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ تھائی لینڈ نے برآمد کے لئے قلعی کی جو مقدار رکھی ہے وہ اب تک اس سے زیادہ برآمد کر چکا ہے۔ وزیر تجارت نے شکایت کی کہ روس جاپان کو عالمی نرخ سے کم بھاؤ پر قلعی برآمد کر رہا ہے۔

نیو یارک ۱۳ جون۔ امریکہ نے تین ہزار پونڈ وزنی دوائیں ہوائی جہاز پر بنکاک بھیجی گئیں جہاں ہیضے کی وبا پھیلی ہوئی ہے۔ یہ سامان امریکی ریڈ کراس کی جانب سے تھائی لینڈ کی ریڈ کراس کی جانب سے تھائی لینڈ ریڈ کراس کو بھیجا جا رہا ہے۔ اس سے پہلے امریکہ ایئر فورس کی جانب سے کافی دوائیں اور سامان بھیجا گیا ہے۔ ہوائی کمپنی نے یہ سامان لے جانے کا کرایہ نہیں لیا

”فوجی حکام کو سیاسی معاملات میں ہرگز دخل نہیں دینا چاہیئے“

الجزائر میں فرانسیسی کمانڈر انچیف کو وزیر اعظم ڈیگال کا انتباہ

پیرس ۱۳ جون۔ فرانس کے وزیر اعظم جنرل چارلس ڈیگال نے الجزائر میں مقیم فرانسیسیوں کی ”سلامتی کمیٹی“ اور اس کے صدر جنرل راؤل سالان کو جو الجزائر میں متعین فرانسیسی فوجوں کے کمانڈر انچیف ہیں۔ ان کے مراسلہ پر تند و تلخ جواب بھیجا ہے۔ مراسلہ میں مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ حکومت فرانس الجزائر میں میونسپل انتخابات کرانے کا فیصلہ واپس لے لے

جنرل ڈیگال نے الجزائر میں ”فرانسیسی ڈیلی گیٹ جنرل“ جنرل سالان کو لکھا ہے کہ یہ ایک نامناسب اور بے وقت معاملہ ہے۔ آپ نے واضح کیا ہے کہ سلامتی کمیٹی کا کام صرف اتنا ہے کہ حکومت فرانس اسے جو ہدایات دے۔ ان پر عمل کرے اسے از خود اظہار رائے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ جنرل ڈیگال نے جنرل سالان کو بطور خاص مخاطب کر کے لکھا ہے۔ الجزائر میں موجودہ فرانسیسی حکام کو اور بالخصوص خود آپ کو ہرگز یہ اجازت نہیں دی جا سکتی کہ حکومت یا کوئی اور دوسری سیاسی جماعت جو کچھ رائے ظاہر کرے۔ اس کی تائید یا تردید کریں ہر متعلقہ شخص کو معلوم رہنا چاہیئے کہ میں نے اور میری حکومت نے جو مہم اپنے ذمے لی ہے۔ اس میں قومی مفادات کے پیش نظر انتہائی صبر و تحمل اور غور و سکون کی ضرورت ہے الجزائر میں جو سلامتی کمیٹی قائم ہے۔ اسے تو بطور خاص ایسا رویہ اختیار کرنا چاہیئے کہ حکومت کے احکام کی تعمیل کے معاملے میں خود سرزمین فرانس کے باشندوں کے لئے ایک مثال ثابت ہو۔“

ایجنسی فرانس کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ جنرل سالان کی پیش کردہ اس یادداشت پر سرزمین فرانس کے باشندوں کی جانب سے بڑا سخت ردعمل پیش کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ اس میں نہ صرف یہ کہ سیاسی پارٹیوں پر نکتہ چینی کی گئی ہے۔ بلکہ خود جنرل ڈیگال کو بھی ہدف تنقید بنایا گیا ہے۔ جنرل ڈیگال کی کابینہ کے ۲۱ میں سے چودہ ارکان سیاست دان ہیں۔ یہ یادداشت حکومت فرانس کو جنرل سالان کی جانب سے بھیجی گئی ہے۔ لیکن اہل فرانس کو اس امر پر تعجب ہے کہ اس یادداشت کی ترتیب میں خود فوجی حکام نے کیسے حصہ لیا ہے۔ مبصروں کا اندازہ ہے کہ جنرل سالان کو جنرل ڈیگال کے جواب کا مطلب یہ ہے کہ وزیر اعظم ڈیگال اب حکومت کے اختیارات کو منوانے کے لئے زیادہ پرزور اقدام کریں گے

ادھر جنرل ڈیگال اور امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس کے درمیان بات چیت کے لئے تیاریاں پورے زور شور سے ہو رہی ہیں۔ توقع ہے کہ جنرل ڈیگال مسٹر ڈلس سے گفتگو سے قبل برطانوی وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن اور مغربی جرمنی کے چانسلر ڈاکٹر ایڈنائر سے بات چیت کر چکے ہوں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت اس کے ساتھ ہی کمیونسٹ مغربی ممالک کے اعلیٰ سربراہوں کی کانفرنس کے لئے بھی تیاری بدستور کر رہی ہے

باخبر مبصروں کے نزدیک فرانس کی اقتصادی اور مالی صورت حال شدید تشویش کا باعث ہے۔ اندازہ ہے کہ ۱۹۵۸ء کے مالی سال میں بیرونی ادائیگیوں کی تو ازن میں فرانس کا خسارہ ۲۵ کروڑ ڈالر کا ہو گا حالات یہ ہیں کہ الجزائر کا مسئلہ فرانس کے لئے سب سے بڑی مصیبت بنا ہوا ہے۔ اور بالخصوص ملک کے موجودہ مالی حالات کے لئے تو الجزائر کا سوال تباہ کن ہے

حکومت ٹیوب ویل فروخت کرے گی

لاہور ۱۱ جون۔ صوبائی حکومت نے سابق پنجاب کے زمینداروں کے ہاتھوں ٹیوب ویل فروخت کرنے کی پیش کش کی ہے یہ ٹیوب ویل صرف وہی زمیندار خرید سکیں گے۔ جن کے پاس ڈیڑھ سو سے اڑھائی سو ایکڑ تک غیر نہری اراضی ہو۔ غیر نہری علاقے کے زمینداروں کو ترجیح دی جائے گی۔ ٹیوب ویلوں کا ضلعوار کوٹا حسب ذیل ہے:۔

لاہور ۳۔ راولپنڈی ۲۔ لائلپور ۲۔ شیخوپورہ ۳۔ ملتان ۳۔ منٹگمری ۲ جہلم ۴۔ جھنگ ۷۔ کیمل پورہ ۵۔ میانوالی ۵۔ ڈیرہ غازیخاں ۵۔ مظفرگڑھ ۵ گجرات ۱۰۔ سیالکوٹ ۱۰

ٹیوب ویلوں کی خرید کے لئے درخواستیں ایگریکلچرل انجینئر لائلپور کو بھیجی جائیں۔ کل قیمت کا ۷۵ فی صد بیس ششماہی اقساط میں وصول کیا جائے گا۔

★ لاہور ۱۳ جون، مڈل اور پرائمری سکولوں کے طلباء کو درسی کتب حاصل کرنے میں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اسکے پیش نظر مغربی پاکستان کے شعبہ پرنٹنگ و سٹیشنری نے کرشن نگر کے قریب اپنے دفتر میں کتابیں فروخت کرنے کیلئے ایک دوکان کھولدی۔

قبرص کو تقسیم کئے بغیر وہاں خونریزی کبھی نہیں رک سکتی

قبرص کے حالیہ فسادات پر ترکی کے وزیر خارجہ کا تبصرہ

انقرہ ۱۴ جون۔ ترکی کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ قبرص میں خونریزی روکنے کا ایک ہی راستہ ہے اور وہ یہ کہ جزیرے کو فوری طور پر دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا جب تک تقسیم کی تجویز پر عملدرآمد نہیں ہوگا اس وقت تک وہاں خونریزی کے سلسلہ کو بند نہیں کیا جا سکے گا۔ کیونکہ وہاں کے ترک باشندے پورے جزیرے پر یونانیوں کے تسلط کو کسی قیمت پر تسلیم نہیں کریں گے۔ ادھر قبرص کے ترک باشندوں کی حمایت میں ترکی کے نوجوان ہر خدمت بجا لانے کے لئے دھڑا دھڑ اپنے نام رضاکاروں کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔ اب تک پانچ ہزار نوجوان اپنے نام رجسٹر کرا چکے ہیں۔ یونان نے ترکی کی حکومت پر الزام لگایا ہے کہ وہ قبرص کو تقسیم کرنے کے لئے وہاں فسادات کرا رہی ہے۔ چنانچہ یونان نے اس قسم کی ایک شکایت اقوام متحدہ کو بھیجی ہے۔ نیز اس امر پر بھی زور دیا ہے کہ قبرص کا معاملہ حفاظتی کونسل میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

نادار لوگوں میں ½۵ لاکھ روپے کے چاول کی تقسیم

ڈھاکہ ۱۴ جون۔ گذشتہ ماہ مشرقی پاکستان میں ساڑھے پانچ لاکھ روپے کا چاول نادار لوگوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں حکومت نے دیناج پور، راجشاہی، بوگرا اور بعض دیگر اضلاع کے لئے ۲ لاکھ ۷۵ ہزار من چاول کی منظوری دی ہے۔ یاد رہے کہ مرکزی حکومت نے دو کروڑ روپے قرضی اور دس لاکھ روپے بطور امداد دینے کا جو فیصلہ کیا ہے صوبائی حکومت اس میں سے ہی یہ امدادی رقوم خرچ کر رہی ہے۔

نواکھلی میں راشننگ

ڈھاکہ ۱۴ جون۔ صوبائی حکومت نے عوام کی سہولت کے لئے اب نواکھلی کے علاقہ میں بھی راشننگ کا طریق جاری کر دیا ہے حکومت بعض اور علاقوں تک بھی اس طریق کو وسیع کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے

نیشنل عوامی پارٹی کے پارلیمانی بورڈ کا اجلاس

ڈھاکہ ۱۴ جون۔ نیشنل عوامی پارٹی کے پارلیمانی بورڈ کا آج اجلاس ہو رہا ہے جس میں صوبے کی مخلوط وزارت کی حمایت کرنے کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا۔ کل نیشنل عوامی پارٹی کے لیڈروں نے جناب حسین شہید سہروردی، شیخ مجیب الرحمٰن، جناب یوسف علی

چوہدری اور مسٹر سید عزیز الحق سے بات چیت کی

سیرۃ حضرت مولوی سید سرور شاہ رضی اللہ عنہ کے متعلق

حضرت مولوی صاحب موصوف کی سوانح کے متعلق آپ کے واقف کاروں خصوصاً بزرگان سلسلہ و شاگردان حضرت موصوف کی خدمت میں گذارش ہے کہ ان کی سیرۃ و سوانح کا ذخیرہ آپ کے تعاون کا شدید محتاج ہے۔ امید ہے آپ جلد توجہ فرمائیں گے۔

ملک صلاح الدین ایم اے مؤلف اصحاب احمد۔ قادیان

اپنے پتہ سے اطلاع دیں!

مرزا ظہیر الدین صاحب کلیم کلرک جو پہلے جماعت احمدیہ جیکب آباد کے سیکرٹری مال تھے کسی دو... جگہ تبدیل ہو گئے ہیں۔ وہ اگر یہ سطور پڑھیں فوراً اپنے ایڈریس سے مطلع فرمائیں

محمد شفیع خان آشفتہ

سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جیکب آباد دفتر اسسٹنٹ کسٹوڈین آفس جیکب آباد

مشرقی پاکستان اسمبلی وبائی بیماریوں کی صورت حال پر غور کرے گی

سپیکر نے مخالف پارٹیوں کی تحریک منظور کر لی

ڈھاکہ ۱۴ جون۔ مشرقی پاکستان اسمبلی نے کل رات وبائی بیماریوں کی صورت حال پر غور کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ صورت حال پر غور کرنے کی تحریک نظام اسلام پارٹی کی طرف سے پیش کی گئی تھی

صوبائی وزیر صحت دھریندر ناتھ دت نے اس تحریک کی مخالفت کی۔ انہوں نے کہا کہ کل سلہٹ کی صورت حال پر بحث کی تحریک پیش ہونے پر اس کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ اسی طرح گذشتہ اجلاس میں بھی اسی قسم کی ایک تحریک پر بحث کی اجازت نہیں ملی تھی۔ انہوں نے مزید کہا۔ اس کے لئے علیحدہ وقت مقرر کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ بجٹ پر غور کے دوران اس پر کٹوتی کی تحریک کے ذریعہ بحث کی جا سکتی ہے۔ وزیر اعلیٰ مسٹر عطاء الرحمٰن خان نے بھی وزیر صحت کی تائید کی اور کہا۔ جبکہ وبا ایسی تحریک مسترد ہو چکی ہے اس کی اہمیت کم ہو گئی ہے اس لئے اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے علیحدہ وقت مقرر کرنے کی ضرورت نہیں۔

مخالف پارٹی کے لیڈر مسٹر ابو حسین سرکار نے خیال ظاہر کیا کہ وبائی بیماریوں کا مسئلہ بہت اہم ہے اور اس پر فوری غور کرنا نہایت ضروری ہے۔ اس پر تمام مخالف پارٹیوں کی طرف سے بحث کا پر زور مطالبہ کیا گیا۔ جن لوگوں نے بحث میں حصہ لیا ان میں نظام اسلام پارٹی کے فرید احمد، کرشک سرمک پارٹی کے عبداللطیف بسواس، مسلم لیگ کے ہاشم الدین احمد اور پروگریسو پارٹی کے بعض ممبران شامل تھے۔ اس تحریک پر گرما گرم بحث کے بعد ڈپٹی سپیکر نے اعلان کیا کہ وہ آج وبائی بیماریوں کی صورت حال پر بحث کے لئے کوئی دن مقرر کریں گے۔

دو نئے قرضوں کا اجراء

کراچی ۱۴ جون۔ مرکزی اور صوبائی منصوبوں میں روپیہ لگانے اور افراط زر کا مقابلہ کرنے کے لئے نجی سرمایہ حاصل کرنے کے سلسلے میں آج حکومت نے دو نئے قرضے جاری کئے ہیں۔ ان میں سے پہلا قرضہ ۱۹۶۳ء میں واجب الادا ہوگا۔ اور اس پر ۳ فیصدی سالانہ منافع دیا جائیگا یہ صرف ایک دن کے لئے کھلا رہے گا۔

دوسرا قرضہ ۱۹۷۰ء میں واجب الادا ہوگا اور اس پر ½۳ فیصدی سالانہ منافع دیا جائے گا۔ یہ ۱۴ جون سے تا اطلاع ثانی کھلا رہے گا۔

فرانس الجزائر کو مطمئن کرنیکی پوری کوشش کریگا

پیرس ۱۴ جون۔ فرانس کے وزیر اعظم جنرل ڈیگال نے کہا ہے کہ فرانس الجزائر اور مغربی طاقتوں کو مطمئن کرنے کی پوری کوشش کرے گا۔ انہوں نے فرانس اور شمالی افریقہ کے دوسرے ممالک تونس اور مراکش کے ساتھ بھی گہرے دوستانہ تعلقات استوار کرنے پر زور دیا ہے +